نعت ﷺ

میں تو خود اُن کے دَر کا گدا ہوں، اپنے آقا کو میں نذر کیادوں
اب تو آنکھوں میں بھی کچھ نہیں ہے ورنہ قدموں میں آنکھیں بچھادوں

آنے والا ہے اُن کا مہینہ پھول نعتوں کے گھر گھر سجادوں
میرے گھر میں اندھیرا بہت ہے، اپنی پلکوں پہ شمعیں جلادوں

میری جھولی میں کچھ بھی نہیں ہے، میرا سرمایہ ہے تو یہی ہے
اپنی آنکھوں کی چاندی بہادوں، اپنے ماتھے کا سونا لٹادوں

بے نگاہی پہ میری نہ جائیں، دیدہ ور میرے نزدیک آئیں
میں یہیں سے مدینہ دکھادوں، دیکھنے کا سلیقہ سِکھادوں

روضۂ پاک پیشِ نظر ہے، سامنے میرے آقا کا در ہے
مجھ کو کیا کچھ نظر آرہا ہے، تم کو لفظوں میں کیسے بتا دوں

میرے آنسو بہت قیمتی ہیں، اِن سے وابستہ ہیں اُن کی یادیں
اِن کی منزل ہے خاکِ مدینہ، یہ گہر یونہی کیسے لُٹادوں

مالک الملک کو جانتا ہوں اور اسی در کو پہچانتا ہوں
اس اندھیرے میں کس کو پکاروں، آپ فرمائیں کس کو صدادوں

مجھ کو اقبالؔ نسبت ہے اُن سے، جن کا ہر لفظ جانِ سخن ہے
میں جہاں نعت اپنی سنادوں، ساری محفل کی محفل جگادوں